تائٹس بر کھارٹ

اسلامی فنون لطیفہ کی لافانی اقدار

مضمون نگاری

تائٹس بر کھارٹ کا شمار یورپ کے مشہور و معروف مفکرین اور ماہرین اسلامیات میں ہوتا ہے۔ وہ ۱۹۰۸ء میں اٹلی کے شہر فلورنس میں پیدا ہوئے ان کے والد چونکہ خود فنکار تھے چنانچہ انہیں بھی شروع سے ہی فنون لطیفہ سے دلچسپی رہی اور اسی ذریعے سے ان کے دل میں مشرق کے فنون کے بارے میں واقفیت بہم پہنچانے کا شوق پیدا ہوا۔ بر کھارٹ کی دلچسپی مشرقی تمدن کے فنون لطیفہ تک ہی محدود نہ رہی بلکہ مجموعی طور پر انہیں مشرق کی معنویت اور بالخصوص عرفان اسلامی سے گہرا شغف رہا۔ اور اس میدان میں ان کے ذوق و شوق میں اس حد تک ترقی ہوئی کہ وہ اپنا بیشتر وقت اس کے مطالعے میں صرف کرتے تھے۔

موصوف کی متعدد کتابیں یورپ کی مختلف زبانوں میں شائع ہو چکی ہیں انہوں نے پہلی مرتبہ محی الدین ابن عربی کی کتاب "فصوص الحکم" اور عبد الکریم جیلی کی تصنیف "انسان کامل" کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا۔ ان کے علاوہ اسلامی فنون لطیفہ کے بارے میں بھی ان کے بہت سے مضامین منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان کی ایک مستقل کتاب "اسلامی فن" تماثیل کے نام سے ۱۹۷۶ء میں انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہے۔ بر کھارٹ چونکہ خود مسلمان ہیں چنانچہ انہوں نے مستشرقین کے برخلاف اسلامی فنون لطیفہ کا مطالعہ خاص نقطۂ نگاہ سے کیا ہے۔ اسلامی فنون لطیفہ کے بارے میں موصوف کے جو نظریات ہیں ان کا خلاصہ پیش نظر مضمون میں کیا گیا ہے۔ یہ مضمون پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں "ادیان کا تقابلی مطالعہ" کے تحت عنوان "شمشیر معرفت" نامی رسالے میں شائع ہوا۔ دوسری مرتبہ اسے سلسلۂ اشاعت پنگوین بکس نے ۱۹۷۶ء بالٹیمور سے شائع کیا۔ ذیل میں ترجمہ اسی سے ماخوذ ہے:

حسن روی تو بہ یک جلوہ کہ در آینہ کرد
این ہمہ نقش در آئینۂ اوہام افتاد

(تیرے چہرے کے حسن نے جب ایک مرتبہ جلوہ آئینے میں دکھایا تو یہ سارے نقوش تخیلات کے آئینے میں رونما ہو گئے۔)

این ہمہ عکس می و رنگ مخالف کہ نمود
یک فروغ رخ ساقی است کہ در جام افتاد

(شراب کے یہ تمام عکس اور متضاد رنگ اس وقت جلوہ نما ہوئے جب ساقی کے چہرے کی تابانی جام میں نمودار ہوئی۔)

۱۔اسلامی فنون لطیفہ کی خصوصیت وحدت ویگانگی ہے:

اسلامی فنون لطیفہ کے وجود میں آنے سے قبل جو عناصر موجود تھے ان کے بارے میں کتابوں میں بہت کچھ ملتا ہے۔ اس بارے میں یہ تو بہت کچھ کہا جا چکا ہے کہ اسلامی فن لطیف اس مادے کی نئی شکل ہے جس کا خمیر بیزانطینی، ہندوستانی اور منگولیائی فنون لطیفہ کے عناصر سے تیار کیا جا چکا تھا۔ لیکن جو

بات اب تک بہت کم کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس کی ماہیت میں وہ قوت کارفرما تھی جس نے انواع واقسام کے تمام عناصر کو شکل واحد میں مرتب کر دیا تھا۔ اسلامی فنون لطیفہ کی وحدت کا انکار چاہے وہ زمان کی حیثیت سے ہو اور خواہ مکان کے اعتبار سے، کوئی شخص بھی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ایسی درخشاں حقیقت ہے کہ کسی صورت میں اس سے منکر نہیں ہوا جا سکتا۔ کوئی شخص چاہے تو مسجد قرطبہ کے بارے میں تصور کرے، چاہے سمرقند کے عظیم الشان مدرسے کے بارے میں سوچے، چاہے مغرب میں بزرگان دین کے کسی آستانے کو فکر وخیال میں لائے اور چاہے وہ ترکستان کے کسی مزار کو ملحوظ خاطر رکھے لیکن ان سب میں اسے ایک ہی فن جلوہ گر نظر آئے گا۔ اب ہمیں دیکھنا ہے کہ اس وحدت ویگانگی کی اصل ماہیت کیا ہے۔

۲۔اسلامی فنون لطیفہ کی واحد شکل مشہود عقلی کا نتیجہ ہے:

بعض نظریات کے بموجب شریعت اسلامی خاص طور پر تصویر کشی کی اجازت نہیں دیتی۔ جس کی وجہ سے فنکارانہ کارکردگی بعض قیود میں محدود ہو کر رہ گئی ہے جو فی نفسہ کسی چیز کی تخلیق نہیں کرتی۔ دوسری طرف، جیسا کہ اکثر کہا جاتا ہے اگر ہم اس وحدت ویگانگت کو "دینی احساس" سے نسبت دیں تو یہ بات درست نہ سہی کم از کم گمراہ کن ضرور ہوگی۔ ایک احساس وہ خواہ کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو عالم وجود میں کسی طرح ایسی ہی ہم آہنگ ومتناسب ۷ تصاویر وجود میں نہیں لا سکتا جو پر مایہ ہونے کے ساتھ ہی باوقار حیرت انگیز اور ظریف ودقیق بھی ہو۔ یہاں اس بات کا ذکر کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ اسلامی فنون لطیفہ میں وحدت اور باقاعدگی پائی جاتی ہے"، ہمیں اس اصول کی جانب متوجہ کرتی ہے جو بلوری اشیاء پر کارفرما نظر آتے ہیں۔ اسلامی فنون لطیفہ میں جو چیز نمایاں حیثیت کی حامل ہے وہ مسلمہ طور پر قوت احساس سے کہیں بالاتر ہے اور یہ احساس خود بالضرورت مبہم ومسلسل ہونے کے ساتھ متنوع بھی ہے چنانچہ یہی حقیقت جو احساس سے کہیں بالاتر ہے "شہود عقلی" کہلاتی ہے اور اسلامی فنون لطیفہ کے قالب میں شامل جان ہے۔

یہاں عقل ۸ سے مراد اس کے اصل مفہوم میں لی گئی ہے جو اپنے مرتبے کے اعتبار سے قوت استدلال ۹ اور تفکر سے کہیں زیادہ جامع ہے۔ عقل کو ان معنوں میں قوت کہا گیا ہے کہ اس کی مدد سے ان حقائق کا جو مافوق زمان ہیں، مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر

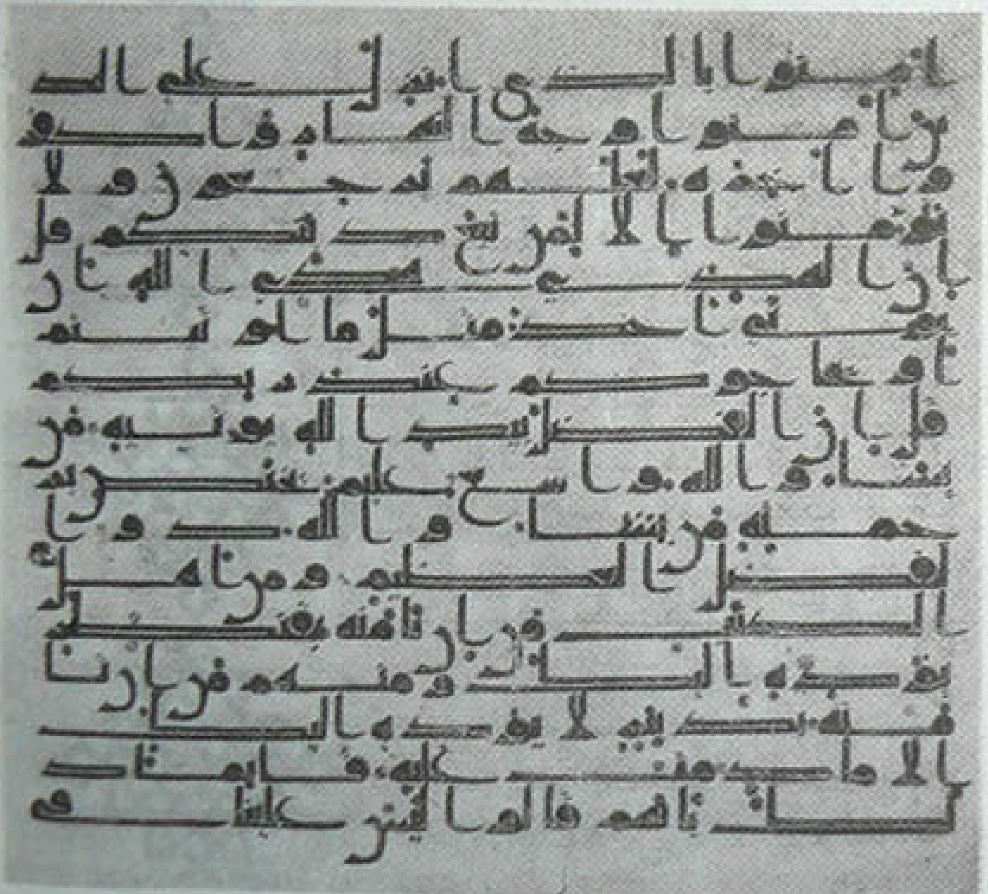

نورِ عقلی جو توحید کے ضمنی معانی بیان کرتا ہے ایمان پر درخشاں نہ ہو تو ایمان درجہ کمال تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی فنون لطیفہ حکمت و دانش و الٰہی کے چشمۂ شیریں سے سیراب ہوئے ہیں۔

۳۔ تاریخ فن' ایک جدید فن ہے مگر اس کی مدد سے اسلامی فنون لطیفہ کو درک نہیں کیا جاسکتا۔

تاریخ فن ایک نیا علم ہے جو دیگر تمام علوم کی طرح اسلامی فن لطیف کی شناخت کے لئے اپنی روایتی طرز یعنی تجزیہ و تخیل کو بروئے کار لاتی ہے۔ تاریخ فن اپنی اس طرز و روش سے اسلامی فنون لطیفہ کا تاریخی پس منظر ہی پیش نہیں کرتی بلکہ وہ اس کی تاویل بھی بیان کرتی ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اس فن کے لوازمات میں جو چیزیں شامل ہیں ان ہی میں فن مقدس الٰہی بھی شمار ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ فنون لطیفہ میں اسلامی فن لطیف بھی ہمیشہ انہی لازمی عناصر کی حیثیت سے شامل رہا ہے۔ مگر اس طرز و روش میں فن کی اس خصوصیت کو نظر انداز بھی کردیا جاتا ہے۔

اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ اسلامی فن چونکہ ایک مقدس فن ہے اسی لئے وہ لازمی عنصر کا بھی حامل ہے۔ ممکن ہے کہ یہاں یہ اعتراض کیا جائے کہ فن دراصل اشکال وتصاویر کا مرکب ہے اور چونکہ ہر شکل وصورت محدود ہوتی ہے اسی لئے وہ زمانے کے تابع ہے۔ یا بالفاظ دیگر اشکال وتصاویر اپنے تاریخی مظہر کے ساتھ رونما ہوتی ہیں اپنے عروج کو پہنچتی ہیں اور زوال پذیر ہو کر فنا ہو جاتی ہیں۔ اس بنا پر علم فن شناسی بھی ناگزیر طور پر علم تاریخ کی ایک قسم ہے۔

لیکن یہ نصف حقیقت ہے کہ شکل وصورت اگرچہ محدود ہے اور نتیجۃً وقت وزمان کی محکوم وپابند لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ کسی لازمی امر کو وہ بیان کرتی ہو اور اس حیثیت سے وہ تاریخی وضع وکیفیت سے مبرا ہو۔ یہ خصوصیت نہ صرف شکل وصورت کی

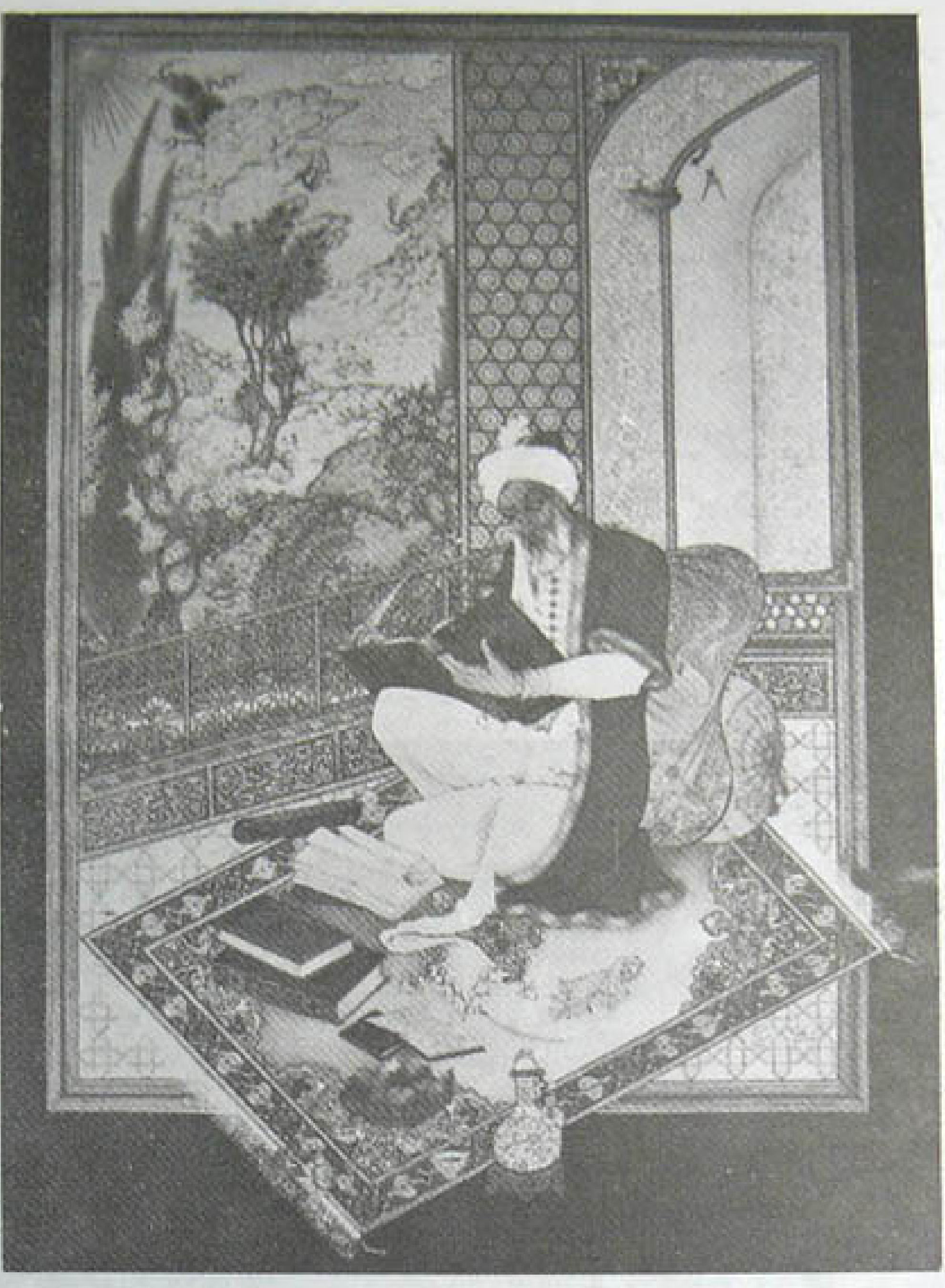

تخلیق سے مربوط و متعلق ہوتی ہے بلکہ اس کی بقا میں بھی کسی حد تک بطور لوازمات شامل رہتی ہے' (کیونکہ ہر چیز کی تخلیق و ایجاد اس کی معنوی و روحانی پہلو کی حامل ہوتی ہے) یہی وجہ ہے کہ بعض اشکال و تصاویر اس بنا پر کہ لازمی خصوصیت کی حامل ہوتی ہیں وہ زمانے کے مادی تغیرات کے باوجود قائم رہتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ تمام تغیرات کا مقابلہ بھی کرتی ہیں چنانچہ روایت ۱۳ کے معنی بھی یہی ہیں۔

دوسری طرف 'جمالیات شناسی کے وجود میں آنے کا سبب فن سے کی جدید تاریخ میں غالباً یونان قدیم یا اس فن سے لیا گیا ہے جو قرونِ وسطیٰ کے بعد منظر عام پر آیا۔ حال ہی میں جو اس کے بارے میں ارتقائی تبدیلی واقع ہوئی ہے وہ اسی سبب کی مرہون منت ہے۔ یہ ارتقائی تبدیلی خواہ جو بھی ہو پھر بھی اس فن کے ماہرین' اس خیال کے حامی ہیں کہ فن میں حقیقی تخلیق کار خود انسان ہے چنانچہ اس خیال کے تحت کسی تخلیق کو اسی وقت فنی شاہکار کہا جا سکتا ہے جب کہ اس کی پیشانی پر وہ مہر ثبت ہو جو فنکار کی شخصیت کو نمایاں کرے۔ لیکن اسلامی عقیدے اور نظریے سے حسن و جمال بنیادی طور پر آفاقی حقیقت ۱۴ کی تجلی و مظہر ہیں۔

اس بنا پر تعجب نہیں کیا جانا چاہیے کہ اسلامی فنون لطیفہ کے مطالعے میں جدید علم بیشتر امور میں منفی احکام صادر کرنے سے آگے تجاوز نہیں کرتا۔ یہ منفی احکام اکثر و بیشتر یا کم از کم مغرب کی چند ہی عالمانہ کتابوں میں اسلامی فنون کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔ اور سب ہی مختلف درجات میں ایک ہی بات بیان کرتے ہیں (جن کی شرح آئندہ شمارے میں کی جائے گی۔)

حوالے:

1-TITUS BURKHARDT.
2-ART OF ISLAM.
3-STUDIES IN COMPARATIVE RELIGION.
4-THE SWORD OF GNOSIS.
5-PENGUIN SERIES.
6-HARMONIOUS.
7-INTELLECTUAL INTUITION.
8-INTELLECT,
9-REASON
10-WISDOM,
11-SACRED ART,
12-FORMS.
13-TRADITION.
14-UNIVERSAL TRUTH.